مطبوعات

قرآنِ حکیم اور ہماری زندگی جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن ۔ ناشر: صدیقی ٹرسٹ، نسیم پلازا، نشتر روڈ، کراچی ۔ قیمت: ۳۰/- روپے۔

کتاب کی قدر و قیمت متعین کرنے میں صاحبِ کتاب کی شخصیت اور خدمات بھی اہم ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے تحقیقی و تصنیفی دائرے میں متعدد حاصلِ محنت پیش کیے ہیں۔ یہ اُن کے تبحرِ علمی کے ساتھ شریعت اسلامی سے اُن کی محبت اور قانون کے معاملات میں ان کی مہارت کے آئینہ دار ہیں۔ یہ قیمتی شخصیت خوش قسمتی سے اسلامی نظریاتی کونسل کی سربراہی کے مقام تک پہنچی، مگر اس پابندِ ایمان وضمیر آدمی کا کام شاید بیورو کریسی کو پسند نہیں آیا۔ ڈاکٹر صاحب کے زیرِ اہتمام ہونے والے کام کو پبلک کے سامنے لائے بغیر یکایک انہیں چلتا کر دیا۔

یہ کتاب ڈاکٹر صاحب کی ان ۴۶ تقاریر کا مجموعہ (حصہ اوّل) ہے جو متذکرہ عنوان سے ریڈیو پاکستان لاہور سے ۱۹۶۷ء تا ۱۹۸۰ء کے دور میں نشر ہوتی رہیں۔ اور عوام میں مقبول ہوئیں۔

ہماری سفارش ہے کہ اس کتاب کو تعلیم یافتہ عوام کے علاوہ نوجوانوں میں پھیلنا چاہیے۔ اور ملک کی لائبریریوں میں رکھا جانا چاہیے۔

دعوت نئی دہلی کا "اجتماع نمبر" قیمت دس روپے ۔ ہفت روزہ سائز کے ۲۰۲ صفحات باریک طباعت۔

حیدرآباد دکن سے آٹھ میل کی دوری پر ایک بے آب و گیاہ میدان پہاڑی چٹانوں کے درمیان واقع ہے۔ "وادیٔ الہدیٰ" کو جماعت اسلامی ہند کے اہلِ جنون نے تین روز کے لیے زندگی

سے بھر دیا۔ یعنی یہ فیصلہ کیا کہ اس جنگل میں چھٹے کل ہند اجتماع کا منگل منایا جائے۔ ایسا فیصلہ کرنا اصلاً اللہ پر بھروسے کی روشن مثال اور خود اعتمادی کا ایک مؤثر مظاہرہ ہے۔ وادیٔ بے آب و گیاہ میں اہلِ عزم کا تجربہ بہت کامیاب رہا۔ اس ویرانے میں چٹانوں کا کاٹنا، زمین کو ہموار کرنا، قیام گاہیں تیار کرنا، پانی اور رسد کا انتظام کرنا، ٹرانسپورٹ، فائر بریگیڈ، ہسپتال اور رنگ کا بندوبست کرنا، بجلی، ڈاک، تار، ٹیلیفون کی فراہمی اور پھر قریباً ایک لاکھ افراد کی طرح طرح کی ضروریات پوری کرنے کی ذمہ داری بہت بڑا چیلنج تھا۔ جسے جماعتِ اسلامی ہند نے اپنے سر لیا اور خدا کے فضل سے وہ اس سے بخوبی عہدہ برآ ہوئی۔ پندرھویں صدی کی تقریب کا بھی چونکہ موقع تھا اس لیے پندرہ محراب دار گیٹ بنائے گئے اور ان پر خوبصورت انداز سے آیات، خاص شخصیتوں اور واقعات کا اندراج کیا گیا۔

سرکاری پولیس کا جو دستہ کیمپ لگائے ہوئے تھا۔ اس کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ "مجمع انتہائی باوقار اور نظم و ضبط کا پابند تھا۔ اور اس قدر کثیر حاضری کے باوجود کہ جس کی مثال شاذ ہی ملتی ہے پولیس کو کوئی شکایت ہلڑ بازی، غنڈہ گردی، چوری وغیرہ کی نہیں پہنچی۔ اور لوگ بغیر کسی پولیس مداخلت کے خود ہی لمبی لمبی قطاریں بسوں میں سوار ہونے کے لیے بنا رہے تھے اور ہم لوگ تو محض تماشائی بنے ہوئے تھے۔"

کے۔ سی۔ کولیش مدیر روزنامہ راجستھان پتریکا نے لکھا کہ "حیدر آباد کا ماحول دیکھ کر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جماعتِ اسلامی ہند، ہندوستان کے مسلمانوں کی صحیح نمائندہ ہے اور بڑے پیمانے پر عظیم منصوبوں کو لے کر وہ کام کر رہی ہے۔"

ایک غیر مسلم ناظر نے وسعتِ انتظامات کو دیکھ کر کہا کہ "ایک جنگل میں ایسی بستی آباد کرنا یا تو جنوں کا کام ہو سکتا ہے یا فرشتوں کا!"

بیگم کیف لوگانوی کا پورا رپورتاژ بڑا مؤثر ہے۔ لکھتی ہیں: "تعریف کی بات یہ ہے کہ ان نوجوانوں (والنٹیرز) نے کسی بھی خاتون کو دیکھ کر نہ آوازے کسے اور نہ کسی قسم کی بدتمیزی کی"۔ "یہ عظیم اجتماع اسلامی سیرت و کردار کا قابلِ قدر نمونہ تھا۔ نظم و ضبط، ڈسپلن، صبر و تحمل، ایثار و قربانی کے بہت سے نمونے دیکھنے کو ملے۔ معلوم ہوا کہ لوگ اپنے سٹالوں کو خالی چھوڑ کر نماز با جماعت میں

شریک ہو جاتے تھے"۔۔۔ "تقریروں کے دوران بار بار آنکھیں اشک بار ہوتی رہیں"۔۔۔
"یہ یادگار اجتماع زندگی بھر یاد رہے گا"
خواتین کے نوجوان طبقوں کی طرف سے تاثر دیا گیا کہ کل ہند اجتماع نے ہمارے ذہن و فکر کو اسلام کے صحیح رُخ پر ڈال دیا ہے۔
خواتین کی سماعت گاہ اور بعض دیگر جگہوں کے لیے شارٹ ٹی۔وی سرکٹس کا انتظام کیا گیا تھا۔ تاکہ اسٹیج اور مقرر سب کو دکھائی دیتے رہیں۔ کارروائی کو فلمانے کا انتظام بھی کیا گیا۔
اس موقع پر بارہ۱۲ زبانوں میں تراجم قرآن کا اجرا عمل میں آیا۔ تمام اہم موضوعات اور سرگرمیوں کے متعلق خصوصی کمیٹیوں کے اجلاس ہوتے اور سب کی طرف سے حاصل بحث و نظر سامنے لایا گیا خطاطی، اعداد و شمار اور ڈیزائنوں پر مشتمل ایک دلکش نمائش بھی پیش کی گئی۔
غیر مسلموں پر اس اجتماع کے جو اثرات پڑے، اُن کے تحت بعض غیر مسلم حضرات نے قرآن حکیم اور سیرتِ نبوی کے مطالعہ کی خواہش کی اور اُن کے کئی نسخے بھی طلب کیے۔ بعض ہندو اصحاب نے قرآن حکیم کی اسٹڈی کلاسز کا آغاز کر دیا ہے۔
رہی اجتماع کی اصل مرکزی کارروائی، یعنی خطبۂ صدارت، قیم کی سالانہ رپورٹ، اہم موضوعات پر بعض غیر ملکی شخصیتوں اور جماعت کے رہنماؤں اور دانشوروں کی تقاریر، نیز جملہ شعبہ ہائے کام کی تفاصیل، تو یہ چیزیں آپ دعوتِ اجتماع نمبر ہی میں دیکھ سکتے ہیں۔
اِس اجتماع نمبر کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ انتہائی مشکل حالات میں گھرے ہونے کے باوجود جماعتِ اسلامی ہند نے قرآن اور اس کی تفاسیر کو پھیلانے، دعوتِ اسلامی کو عام کرنے، خدمتِ خلق کی راہیں نکالنے، تعلیمی ادارے کھولنے، نشر و اشاعت کو وسیع کرنے، بلاسود بنکنگ کا کامیاب وسیع تجربہ کرنے اور غیر مسلموں میں کام کرنے کے لیے اتنا کچھ کیا ہے کہ بغیر اللہ کی خاص مدد کے اتنا کچھ ممکن نہیں ہے۔ شاید اس امر کی بھی برکت ہے کہ جماعتِ اسلامی کے امراء اور کارکن ایمان، تعلق باللہ اور اخلاق و کردار کے لحاظ سے اچھے مقام پر ہیں۔
خدا اپنے ایسے تمام نیک بندوں کی مدد فرماتے جو اُس کی راہ میں خلوص سے کام کر رہے ہیں۔